باب۔17

اسلام کے بنیادی اصول

☆ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔

ترجمہ: (ہم کو سیدھے رستہ پر چلا) ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ (سورۃ الفاتحہ: آیت6)

❖ اسلام کے بنیادی اصول یہ ہیں۔

(1) توحید (2) رسالت (3) علم (4) محبت (5) فرض شناسی (6) اعتدال (7) احترامِ جاندار (8) تقسیمِ دولت (9) قیامِ امن (10) مساوات (11) حرکت میں برکت (12) خوفِ خدا (13) دعا

(1) توحید، اصلِ اصول ہے۔ سارے مذاہب کی بنیاد ہی اسی پر قائم ہے۔ دیکھیں ہر گھر کا بڑا ہوتا ہے جو گھر کا انتظام کرتا ہے۔ شہر چلانے کے لیے بھی کسی ناظم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ملک میں بادشاہ صدر یا وزیر اعظم ہوتا ہے جو حاکم ہوتا ہے۔ تو کیا نظامِ عالم کے برقرار رکھنے کے لیے کسی حاکمِ مطلق کی ضرورت نہیں۔۔۔؟ پھر دیکھو اگر کئی خدا ہوتے اور سب ایک زبان ہوتے اور ایک دوسرے کی مخالفت نہ کر سکتے تو سب بے کار تھے۔ اور اگر آپس میں اختلاف ممکن تھا تو جس کی نہ چل سکتی وہ کیوں کر خدا ہو سکتا تھا۔۔۔؟ یوں خدا کا یقین کرنا اور اس کے وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ ہونے پر ایمان رکھنا نہایت ضروری ہے۔ مسلمانوں کے پاس قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ہے یعنی تم کہہ دو کہ وہ ہر طرح سے ایک ہے۔ اللّٰهُ الصَّمَدُ ہے، یعنی وہ بے نیاز ہے۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ہے، نہ اس کی اولاد ہے اور نہ وہ خود کسی کی اولاد ہے۔ وَلَمْ يَكُن لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ہے، یعنی اس کے برابر کا کوئی نہیں (سورۃ الاخلاص: آیت 1 تا 4)۔

(2) اسلام کا دوسرا بنیادی اصول، رسالت ہے۔ محمد مصطفیٰ ؐ کی تشریف آوری سے پہلے دنیا شرک و کفر، تثلیث پرستی، ظلم و ستم اور فسق و فجور میں غرق تھی۔ توحید، معرفت، اخلاص اور اطاعت جیسے الفاظ بے معنی تھے۔ اخلاق و تمدن کی تباہی و بربادی تو ناگفتہ بہ تھی۔ جہالت کی حکومت تھی اور ضلالت کی سلطنت۔ چونکہ عادتِ خداوندی ہے کہ وہ قحط کے بعد سرسبزی، خزاں کے بعد بہار اور تاریکی کے بعد روشنی عطا کرتا ہے، لہٰذا یہ وقت

Siddiqui Publications

تھا کہ اللہ تعالیٰ ضلالت کے بعد ہدایت عنایت فرماتا اور اس کے لیے رسول کو مبعوث کرتا۔ چنانچہ حکمتِ الٰہی اس امر کی متقاضی ہوئی کہ فاران کی چوٹیوں اور مکہ کی سرزمین سے ایک آفتابِ نبوت و رسالت طلوع کر کے روئے زمین سے جہالت و ضلالت اور فسق و فجور کی ظلمت کو دور کرتا اور اسے نورِ ہدایت سے معمور کرتا۔ اور بالآخر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور آپ ؐ کی تعلیمات کے بعد دنیا کا انقلاب، باطل سے حق ظلمت سے نور، کذب سے صدق، کفر سے ایمان اور شرک سے توحید کی طرف ہو گیا۔

(3) اسلام کا ایک اور بنیادی اصول، تحصیلِ علم ہے۔ قرآن شریف میں ہے، **قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ** یعنی پیغمبر! تم کہہ دو کیا عالم و جاہل دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ (سورۃ الزمر: آیت 9)۔ زندہ علم رکھتا ہے اور مُردہ بے علم ہوتا ہے۔ علم ہی کے سبب انسان تاجِ خلافتِ الٰہیہ سے سرفراز ہوتا ہے اور تمام عالَم پر حکومت کرتا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔ یاد رکھو! علم کی فضیلت، معلوم سے ہے۔ معلوم جتنا افضل ہو گا اسی قدر علم بھی افضل ہو گا۔ لہٰذا اللہ کے جاننے کی فضیلت ماسوائے اللہ کے جاننے پر ثابت ہو گئی۔ تم مذہبی معلومات سے بے بہرہ مگر چند اشیا کے علم پر نازاں۔ ہم مذہبی معلومات کے دلدادہ اور چند غیر ضروری چیزوں سے ناواقف۔ دیکھ لینا کل انشاء اللہ کون زیادہ گھاٹے میں رہے گا؟۔۔۔ تم یا ہم!

(4) اسلام کا ایک اور بنیادی اصول، محبت ہے۔ دیکھو! دنیا محبت پر قائم ہے۔ محبت فطری بھی ہوتی ہے اور ارادی بھی۔ ماں باپ کو اولاد سے فطری محبت ہوتی ہے۔ لوگوں کو غرض کی محبت بھی ہوتی ہے۔ نفع و لذّت کے لیے بھی محبت پیدا ہوتی ہے۔ خدا کے واسطے سے بھی محبت ہوتی ہے۔ خدا کی محبت پائیدار ہے۔ غیر خدا سے محبت ناپائیدار۔ غرض نکلی تم کدھر، ہم کدھر۔

(5) فرض شناسی: دیکھو انسان حقوق و فرائض میں مقیّد ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے حقوق ہیں۔ بادشاہ اور رعیت کے حقوق ہیں۔ گھر کے لوگوں کے حقوق ہیں۔ دوستوں کے حقوق ہیں اور خود اپنے آپ کے بھی حقوق ہیں۔ حدیث شریف میں ہے، "تم پر تمھارے نفس کا بھی حق ہے لہٰذا تم خودکشی نہیں کر سکتے اپنے ہاتھ پاؤں بے کار نہیں کر سکتے، بیوی کا بھی حق ہے"۔ ایک موقع پر سلمانؓ نے اپنے بھائی ابو الدرداءؓ کو اس بات پر توجہ دلائی تھی کہ دیکھنا تم پر تمھارے پروردگار کا بھی حق ہے۔ تم پر تمھارے نفس کا بھی حق ہے۔ تم پر تمھاری بیوی کا بھی حق ہے۔ تم ہر حق دار کو اس کا حق دو۔ اس کے بعد ابو الدرداءؓ نے جناب رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان باتوں کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "سلمان نے سچ کہا"۔ چناںچہ میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، رشتہ دار، محلہ دار، سب کے حقوق و فرائض ہیں۔ فرض شناسی، اسلام کا اہم اصول ہے۔

(6) اعتدال: دیکھو انسان کے لیے تھرمامیٹر کا پارہ 98.4 F درجہ پر ہے تو درست ہے۔ زیادہ حرارت بخار ہے اور کم، ضعیف اور کمزور ہونے کا اشارہ دیتا ہے۔ دونوں کا انجام موت ہے۔ قرآن شریف میں اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ہے، خدایا! ہم کو سیدھا راستہ بتا،(سورۃ الفاتحہ: آیت 5)۔ ٹیڑھے خطوط بہت سے ہوتے ہیں۔ اور خطِ مستقیم صرف ایک ہوتا ہے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" میں بہ نسبت تمھارے، خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کی ناخوشی سے پرہیز کرنے والا ہوں۔ مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں۔ اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ لہٰذا جو میرے طریقے سے منہ پھیرے وہ میرے متعلقین میں سے نہیں"۔

(7) ایک اور بنیادی اصول، جاندار کا احترام ہے۔ آپ کسی جاندار کو آگ میں نہیں ڈال سکتے۔ سانپ، بچھو، کھٹمل تک کو بھی نذرِ آتش نہیں کر سکتے۔ جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل نہیں کر سکتے۔ خودکشی بھی نہیں کی جاسکتی۔ جانور کی ہلاکت تو ایک طرف، بلا سبب درختوں کو بھی نہیں جلا سکتے۔ برخلاف اس کے آج کی اس 'نئی تہذیب' میں ایٹم بم، ہائیڈروجن بم وغیرہ بلا امتیاز سب کو ہلاک کر سکتے ہیں۔

(8) ایک اور اصول، تقسیمِ دولت ہے جو بنیادی نوعیت کا ہے۔ سامراجیت میں لوگ کمانے میں بھی آزاد ہیں اور نہیں دینے میں بھی آزاد ہیں۔ جب کہ اشتراکیت میں عوام کسی چیز کے مالک نہیں ہوتے۔ سب کچھ قوم کا۔ یوں ساری قوم، غلاموں کا مجموعہ ہے۔ اسلام میں کمانے میں آزادی ہے۔ مگر غریبوں کو زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ مرنے کے بعد حقداروں میں دولت کی تقسیم بھی فرض ہے۔ یہاں فطرہ بھی ہے۔ اور قربانی میں حصہ بھی۔

(9) قیامِ امن: فتنہ وفساد برپا کرنا اسلام میں ہرگز درست نہیں۔ قرآن میں وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (سورۃ البقرۃ: آیت 205)، اور وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ،(سورۃ البقرۃ: آیت 191) ہے۔ گالی، زناکاری، قماربازی، شراب خوری ان سب سے بدامنی اور فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے۔ اسلام نے ان سب سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام کا مقصد اعلیٰ امن ہے۔

(10) مساوات: حدیثِ شریف میں ہے "اَلنَّاسُ كَاَسْنَانِ الْمِشْطِ"، یعنی لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح ہیں۔ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔ امیر وغریب سب ایک صف میں بازو سے بازو لگائے کھڑے ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے جس نے تکبر کیا وہ ابلیس تھا۔ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ، یعنی مجھے آگ سے بنایا اور اس (انسان) کو مٹی سے، لہٰذا میں انسان سے افضل ہوں،(سورۃ ص: آیت 76)۔ ذات کا جھگڑا ابلیس کا نکالا ہوا ہے۔ رنگ، زبان، قوم، ملک کا اختلاف اسلام میں نہیں۔ فضیلت کا معیار اسلام میں تقویٰ ہے۔ عملِ صالح ہے۔ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ،(سورۃ الحجرات: آیت 13)۔

(11) **حرکت میں برکت:** سورۃ النجم کی آیات 39 اور 40 میں اللہ فرماتا ہے، **وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ - وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ** ،یعنی انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور آدمی اپنی کوشش ہی کا نتیجہ دیکھتا ہے۔ دیکھو! حرکت میں برکت ہے۔ اس میں عزت و حرمت ہے۔ آج کا کام کل پر ڈالو گے تو کل کا کام کب نکالو گے۔۔۔؟

(12) اسلام کا ایک اور بنیادی اصول، خوفِ خدا ہے۔ صاحبو! خشیت اللہ یعنی اللہ کا ڈر جرائم کے لیے تریاقِ اعظم (a super remedy) ہے۔ یہی وجہ تو ہے کہ قرآن شریف میں بار بار قیامت کا ذکر ہے اور اس کی ہولناکی کا بیان ہے۔ ایک دن سب کو خدا کو منہ دکھانا ہے۔ اس کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔ جوابدہی کرنا ہے۔ وہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو جائے گا۔ عقلِ سلیم کہتی ہے کہ ایک شخص تمام عمر ظلم و ستم کرے اور آخر تک خوش حالی میں بھی بسر کرے اور دوسرا نیک صفات ہو، نیک اوقات ہو صبر و شکر اس کا شیوہ ہو تو کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔۔۔؟ ہرگز نہیں۔ بُرے کام کی سزا اگر کسی کو یہاں نہیں ملی تو اللہ کے پاس اس کے انصاف کے تحت اسے ضرور مل کر رہے گی۔

(13) آخری بنیادی اصول، دعا ہے۔ خدا سے التجا کرنا ہے۔ انسان لاکھ کوشش کرے، کامیابی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اسی اصول پر ہم دعا کرتے ہیں۔ **رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ، وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ**، اے ہمارے رب! ہم سے بھول چُوک ہو جائے تو ہم سے اس کا مواخذہ نہ کر۔۔۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ گزشتہ لوگوں پر ڈالا ہے۔۔۔ اے ہمارے رب! ہم پر اتنا بارِ گراں نہ ڈال جس کی ہم کو طاقت نہیں۔۔۔ اور ہمارے گناہوں کو عفو کر (مٹا دے)۔ اور ان کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تُو ہمارا آقا ہے، تُو ہم کو کافر قوم پر فتح و نصرت فرما ،(سورۃ البقرہ: آیت 286)۔

{حوالہ تفسیر صدیقی - سورۃ الفاتحہ صفحہ 30 تا 36 پارہ 3 صفحہ 69 اور کتابچہ اصولِ اسلام مولفہ حسرتؒ}

Siddiqui Publications